حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے بحری جہاد کے کمانڈر تھے جس کے مغفور اور جنّتی ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ (خَیرُ المآب صفحہ نمبر 195 طاہر القادری)

۵۴/۱۲۳۔ عمیر بن اسود عنسی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت ﷺ کے پاس گئے جبکہ وہ ساحلِ حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے، ان کے ساتھ (ان کی اہلیہ) حضرت اُمّ حرام ﷺ بھی تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت اُمّ حرام ﷺ نے ہمیں بیان کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت اُمّ حرام ﷺ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں تم ان میں شامل ہو۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

اِسے امام بخاری، حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

علامہ بدر الدین العینی حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان - 'میری اُمت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا' - کی شرح میں لکھتے ہیں: اس سے آپ ﷺ کی مراد حضرت معاویہ ﷺ کا لشکر ہے۔ مہلب نے کہا ہے: حضرت معاویہ ﷺ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بحری جنگ کی۔

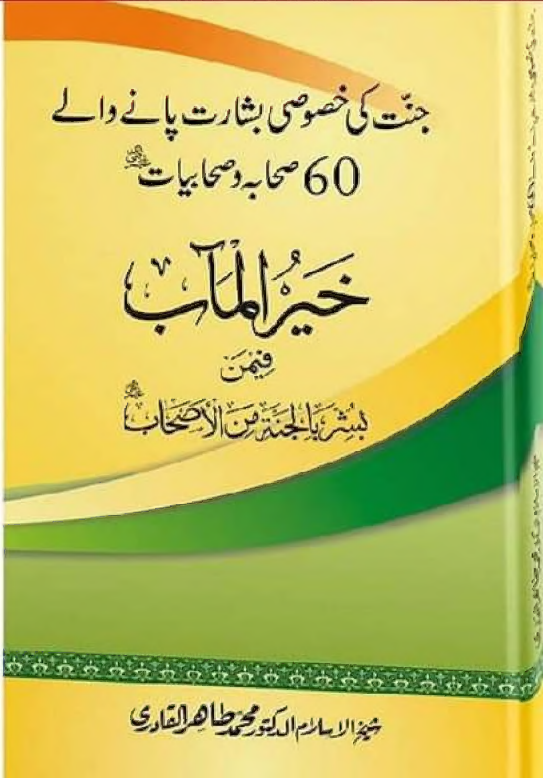

پہلا گروہ جو سمندری جہاد کرے گا انہوں نے (مغفرت و جنت کو) واجب کر لیا
۔ یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لڑی۔۔۔(خیر المآب صفحہ نمبر 197)

ابن جریر نے کہا ہے: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بحری جنگ ۲۷ ہجری میں ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں غزوۂ قبرص کی بات ہے۔ امام واقدی نے کہا ہے: یہ ۲۸ ہجری کی بات ہے۔ ابو معشر نے کہا ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ جنگ ۳۳ ہجری میں لڑی اور حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا اُن کے ساتھ جنگ میں شریک تھیں۔ ابن الجوزی نے کہا ہے: حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس غزوہ میں حصہ لیا اور اُن کے شہباء نامی خچر نے انہیں گرا کر اُن کی گردن توڑ دی اور آپ رضی اللہ عنہا شہید ہو گئیں۔ ہشام بن عمار کہتے ہیں: قاقیس کے مقام پر ساحل سمندر کے نزدیک میں نے اُن کی قبر کی زیارت کی اور کچھ دیر وہاں قیام کیا۔

۴۳۔ حضرت رُمیصا بنت ملحان رضی اللہ عنہا

حضرت رُمیصاء بنت ملحان اُم سلیم انصاری صحابیہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوطلحہ کی زوجہ، حضرت [illegible] کی والدہ اور حضرت اُمّ حرام [illegible] کی ہمشیرہ تھیں۔ [illegible] کہا جاتا ہے کہ ایک تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو کی اور نام تھا۔ انہوں نے حدود دین اور اللہ میں

facebook.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

۱۲۴/۵۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (شب معراج) میں نے خود کو جنت میں داخل ہوتے دیکھا تو میں نے وہاں ابوطلحہ کی بیوی رُمیصاء کو دیکھا۔

مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۳/۱۳۴۶، الرقم/۳۴۷۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۷۲، الرقم/۱۵۰۴۴، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ۵/۱۰۳، الرقم/۸۳۸۵، وأبو يعلى في المسند، ۴/۵۱، الرقم/۲۰۶۳۔

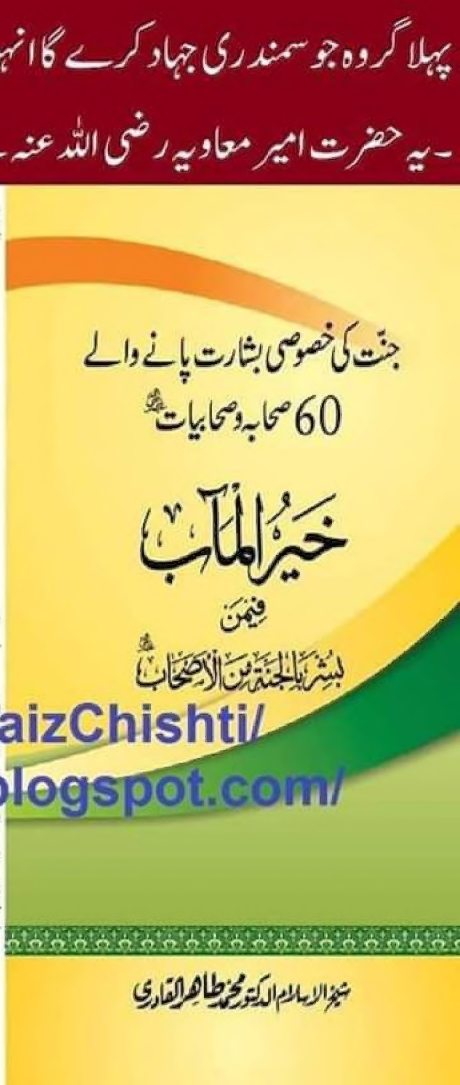

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے بحری جہاد کے کمانڈر تھے جس کے مغفور اور جنّتی ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ (خَیرُ المآب صفحہ نمبر 194 طاہر القادری)

جنّت کی خصوصی بشارت پانے والے
60 صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم

خَیرُ المآب

فِیمَن
بُشِّرَ بِالجَنَّۃِ مِنَ الأَصحَاب رضی اللہ عنہم

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

١٢٣/ ٥٤. عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى الْأَسْوَدِ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ، وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ. قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ، قَدْ أَوْجَبُوْا. قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيْهِمْ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ. فَقُلْتُ: أَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لَا.

facebook.com/DrFaizChishti
faizahmadchishti.blogspot.com

قَالَ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ فِي شَرْحِ قَوْلِهِ ﷺ: ﴿أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ﴾: أَرَادَ بِهِ جَيْشَ مُعَاوِيَةَ. وَقَالَ الْمُهَلَّبُ: مُعَاوِيَةُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ. وَقَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ: قَالَ

١٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما قيل في قتال الروم، ٣/١٠٦٩، الرقم/٢٧٦٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٩٩، الرقم/٨٦٦٨، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٦٦٢، الرقم/٢٨٤، وأبو نعيم في الآحاد والمثاني، ٦/٩٨، الرقم/٣٣١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٣٣، الرقم/٣٢٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٧/٤٨، الرقم/٦٨١٢، وأيضًا في مسند الشاميين، ١/٢٥٧، الرقم/٤٤٤-٤٤٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٦٢، وأيضًا في، ٥/١٥٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم/٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٠/٩٣.